

نئی حج پالیسی

وفاقتے وزیر برائے مذہبی امور مولانا کوثر نیازمی کے ولا تقریر جو آپ نے ۱۷ جولائی ۱۹۷۵ء کو نئے حج پالیسی کے سلسلے میں نئے ویسٹمنسٹرن کراچی میں منعقد ہونے والے پریس کانفرنس میں کیے۔

آپ حضرات کو یاد ہو گا کہ میں نے پچھلے ماہ کی انیس تاریخ کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سعودی حکومت کے حج پلان کی وضاحت کی تھی اور یہ بتایا تھا کہ اس کی چار اہم خصوصیات ہیں پہلی خصوصیت یہ ہے کہ ہر حاجی کے لئے قیام کی مدت چالیس دن مقرر کر دی گئی ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ کسی حاجی کو اپنا معلم خود مقرر کرنے کی اجازت نہ ہوگی بلکہ حکومت سعودی عرب حاجیوں کے لئے خود معلم نامزد کرے گی اور اس مقصد کے لئے اس نے تمام ممالک کو علاقائی بنیادوں پر مختلف گروپوں میں تقسیم کیا ہے۔ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ حکومت سعودی عرب نے رہائش کے مقصد کے لئے زمبادلہ کی بنیاد پر حاجیوں کی درجہ بندی کی ہے۔ اور چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ ہر حاجی جو پہنچتے ہی اس بات کا پابند ہو گا کہ وہ کم سے کم ایک ہزار نو سو بیسٹیس (۱۹۳۵) ریال اور زیادہ سے زیادہ چھ ہزار ایک سو بیسٹیس (۶۱۳۵) ریال کا زمبادلہ پیش کرے آج میں دوبارہ آپ سے مخاطب ہوں اور یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی حکومت نے ان حدود میں رہتے ہوئے اس سال کے لئے جو نئی حج پالیسی وضع کی ہے میں اس کا اعلان کر رہا ہوں۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے حج کے سلسلے میں جو انقلابی پالیسی اختیار کر رکھی ہے وہ پاکستان کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔ گزشتہ تین سالوں میں

پاکستان کے جتنے لوگ حج کی سعادت سے مشرف ہوئے پاکستان کی پچھلی تمام حکومتوں کے زمانہ میں اتنے لوگ حج کی سعادت حاصل نہیں کر سکے۔ اگر آپ ان اعداد و شمار پر نظر ڈالیں جو اس سلسلہ میں دستیاب ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ گزشتہ تین سال میں موجودہ حکومت کے دور میں تقریباً ڈھائی لاکھ پاکستانی حج کی سعادت سے شرفیاب ہوئے جبکہ پچھلی تمام حکومتوں کے زمانہ میں ان کی تعداد دو لاکھ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ گویا تین سال کے اس عرصے میں جتنے پاکستانیوں نے حج کیا ہے وہ ایک طرف رکھے جائیں اور پچھلے پچیس پچیس برس کے دوران مختلف حکومتوں نے جتنے لوگوں کو حج کرایا ہے وہ دوسری طرف رکھے جائیں تب بھی موجودہ حکومت کا پلاڑا بھاری ہے۔ پھر اس اہم اسلامی فریضے کی انجام دہی کے لئے موجودہ حکومت کے قیام سے پہلے پچھلی تمام حکومتوں نے مل کر ۲۵ سالوں میں جتنا زرمبادلہ خرچ کیا ہے آپ اسے دیکھیں اور پھر جتنا زرمبادلہ ان تین سالوں میں ہماری حکومت نے اکیلے خرچ کیا ہے اسے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس حکومت نے حج کے لئے جو زرمبادلہ مخصوص کیا ہے اس کی مقدار زیادہ ہے۔ پچھلے تمام ادوار میں حج پر خرچ ہونے والے زرمبادلہ کی مقدار ساٹھ کروڑ روپے کے لگ بھگ ہے جبکہ آپ کی حکومت حج پر صرف پچھلے تین سال کے دوران بہتر ۴ کروڑ روپے کا زرمبادلہ خرچ کر چکی ہے۔ اور اس سال جو زرمبادلہ خرچ ہوگا وہ اس کے علاوہ ہے۔ اس سال بھی ہم حج کی اسی فیاضانہ پالیسی پر عمل پیرا ہوں گے۔ اس سال ہم نے جو زرمبادلہ حج کے لئے مخصوص کیا ہے۔ وہ تقریباً ساٹھ کروڑ روپے ہے جبکہ گزشتہ سال اسی مقصد کے لئے بیس کروڑ روپے کا زرمبادلہ خرچ کیا گیا۔ گویا اس سال ہم نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے ہی بڑھایا ہے اور حج کے سلسلے میں مزید چار کروڑ روپے کا زرمبادلہ خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

حج کی ایک دم دو حصوں میں منقسم ہے۔ کچھ وہ سہولتیں اور مراعات ہیں جن کا تعلق اردن ملک سے ہے اور کچھ وہ ہیں جو سعودی عرب میں حاجیوں کو ہم پہنچانی جاتی ہیں۔ جہاں تک اردن ملک حاجیوں کو دی جانے والی مراعات کا تعلق ہے اس سال بھی ہوائی جہاز کے کرایہ میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ پچھلے سال بھی ہوائی جہاز کا کرایہ تین ہزار چار سو بائیس روپیہ تھا اور بیس روپے ایئر پورٹ چارجز تھے۔ اب کے بھی کرایہ اور ایئر پورٹ چارجز ویسے کے ویسے ہی ہوں گے۔ سمندری جہاز کے کرایوں میں بھی کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا۔ جہاں تک فرسٹ اور سیکنڈ کلاس

کے کرایوں کا تعلق ہے تو وہ بڑھنے کے بجائے کم ہوئے ہیں۔ عرشے کے مسافروں کو چونکہ یہ شکایت تھی کہ خوراک کا انتظام اچھا نہیں ہوتا اس لئے اسے بہتر بنانے کے لئے خود راک کی مدد میں پچاس روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک سو چونتیس (۱۲۴) روپے کا مزید اضافہ بھی ہوا ہے۔ گزشتہ سال یہ کرایہ ایک ہزار نو سو اسی (۱۹۸) روپے تھا اور اب خوراک سمیت دو ہزار ایک سو چونسٹھ (۲۱۶۴) روپے ہوگا۔ اول اور دوم درجوں کے کرائے جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں حسب سابق ہوں گے اور یہ کرائے علی الترتیب تین ہزار ایک سو اٹھاون (۳۱۵۸) روپے اور دو ہزار آٹھ سو اٹھاون (۲۸۵۸) روپے ہیں۔ اس طرح آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جہاں باقی ضروریات زندگی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے اور یہ اضافہ ایک بین الاقوامی صورت حال کا نتیجہ ہے، وہاں ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ حج کے کرایوں میں کوئی اضافہ نہ ہونے دیں۔

دوسری خصوصیت جو حج کی مراعات کے ضمن میں پاکستان کی حج پالیسی میں شامل ہے اور جسے مزید بہتر بنایا جائے گا وہ اس کا کمپیوٹر سسٹم ہے۔ ہمارا ملک دنیا بھر کے مسلمان ممالک میں پہلا ملک ہے جس نے حج کے مقاصد کے لئے کمپیوٹر استعمال کرنے کا تجربہ کیا ہے۔ اور یہ تجربہ اتنا کامیاب رہا ہے کہ خود حکومت سعودی عرب نے اس میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور مجھے یاد ہے کہ جب میں نے پچھلے سال خود شاہ فیصل مرحوم سے اس کا تذکرہ کیا تو وہ یحیدر متاثر ہوئے اور انہوں نے اس میں بڑی دلچسپی لی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے وزیر حج کو پاکستان بھیجا تاکہ وہ یہاں کمپیوٹر سسٹم کے ذریعے حج کے انتظامات کا مطالعہ کریں۔ وزیر حج جناب حسن قطیبی یہاں تشریف لائے اور انہوں نے حج کے لئے قائم کئے ہوئے کمپیوٹر نظام کا مطالعہ کیا اور یہ خواہش کی کہ ہم انہیں حج کے تمام انتظامات کو کمپیوٹرائز کرنے کے لئے ایک منصوبہ بنا کر دیں۔ چنانچہ وزارت مذہبی امور نے حکومت سعودی عرب کے لئے عربی زبان میں ایک منصوبہ تیار کر کے انہیں بھیج دیا اور یہ منصوبہ اس وقت حکومت سعودی عرب کے زیر غور ہے۔ بالفرض اگر وہ اس سال اس سے فائدہ اٹھا سکے تو ان کا کہنا ہے کہ ہم اگلے سال اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ حکومت پاکستان نے کمپیوٹر کے ذریعے حج کے نظام کو مربوط اور منظم کرنے کا جو تجربہ کیا ہے وہ کتنا اہم ہے۔ اور سالہائے گزشتہ کے تجربے کی بنیاد پر ہم نے اس میں مزید خوبیاں اور مزید اچھے پہلو پیدا

کئے ہیں۔ اور آپ کو آج اعداد و شمار کی جو کتاب دی گئی ہے وہ اسی کمپیوٹر کے طفیل مرتب ہو سکی ہے۔ آپ اس کتاب میں تمام سالوں کے علاقہ وار مالی اور افرادی اور دوسرے ہر قسم کے اعداد و شمار دیکھنے میں دلچسپی محسوس کریں گے۔ اور میں حاجیوں کو یقین دلانا ہوں کہ اس کمپیوٹر نظام کی بدولت ہم ایک ایسا خود کار طریقہ رائج کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں جس سے درخواستوں کی وصولی، آمد و رفت کے پروگرام اور جہازوں کی روانگی وغیرہ کے سلسلہ میں قابل اعتماد اطلاعات درخواست گزاروں تک بروقت پہنچ سکیں گی۔ اور اس سلسلہ میں انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

تیسری خصوصیت یہ ہے کہ حاجی کیمپ میں قیام کے عرصے کو صرف پانچ دن تک محدود کر دیا گیا ہے۔ پہلے حاجی صاحبان یہاں کسی کسی دن پڑے رہتے تھے۔ گزشتہ سال بھی ہم نے دنوں میں کمی کی تھی۔ لیکن اس سال ہم اس میں پوری طرح کامیاب ہوئے ہیں۔ اب زیادہ سے زیادہ قیام پانچ دن ہوگا۔ اس سے زیادہ حاجیوں کو یہاں ٹھہرنے کی زحمت نہیں دی جائے گی۔ اور حاجی کیمپ میں ان کے لئے حج طریقہ اور دینی کتابیں مہیا کی جائیں گی۔ جن سے ان کا ذہن بن سکے اور جس فریضہ کو ادا کرنے وہ جا رہے ہیں اس کے لئے ان کو ایک مخصوص ذہنی فضا میسر آجائے تاکہ انہیں اس مقدس کام میں آسانی ہو۔ اس کے علاوہ ہم نے لیکچرز کا انتظام بھی کیا ہے۔ مزید برآں ہم نے فلمیں دکھانے کا انتظام بھی کیا ہے تاکہ انہیں یہ معلوم ہو سکے کہ حج کیسے کیا جاتا ہے۔ یہ حج کی فلمیں ہیں اور انہیں دیکھنے کے بعد حاجیوں کو فریضہ حج کی ادائیگی میں بہت سہولت ہوگی۔ مزید برآں امسال حج کے فارم ہر بئیک کے لئے الگ الگ رنگ میں ہیں۔ یہ چیز کمپیوٹر کی سہولت کے لئے ہے۔ انہیں چھانٹنے میں آسانی ہوگی۔ اس کے علاوہ ہر فارم پر حاجیوں کی رہنمائی کے لئے ہدایات ہوں گی۔ مسلمان کے بارے میں مکمل ہدایات لکھی ہوں گی۔ ان کے جہازوں کے بارے میں جو چیزیں وہ لاسکتے ہیں ان کے بارے میں اور جو ستر لاسکتے ہیں اس کے بارے میں جملہ تفصیلات اس حج فارم پر موجود ہوں گی۔ اس طرح یہ فارم اچھے خاصے گاؤڈ کا کام کرے گا جس سے حاجی صاحبان فائدہ اٹھا سکیں گے۔ ملک کے مرکزی مقامات سے اسپیشل حاجی ٹرینیں چلانے کے لئے ریلوے سے گفت و شنید کی جا رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ وزیر مواصلات جنہوں نے پہلے ہی اندازہ کر م کر ایوں کے سلسلے میں ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا ہے آئندہ بھی ریلوے کی طرف سے حاجیوں کے لئے ہمیں مزید مراعات دلائی

گے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اب کے ایسی ٹرینیں چلیں گی جن سے سفر کرنے میں حاجی صاحبان کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ یہ وہ چند خاص پہلو ہیں جو حج کے سلسلہ میں ان دنوں ملک ہمسایہ کی جانے والی رات سے متعلق ہیں۔

جہاں تک سعودی عرب میں انتظامات کا تعلق ہے میں اس کے متعلق پہلے ہی بیان کر چکا ہوں۔ آپ نے میری پریس کانفرنس میں یقیناً سنا ہوگا کہ وہاں ہمارے سابقہ انتظامات غیر موثر ہوئے تھے۔ اس لئے اب کے بالکل ایک نیا نظام رائج کیا گیا ہے۔ اب کے یہ معلوم نہیں ہوگا کہ پاکستانی حاجی کہاں کہاں ٹھہریں گے۔ اس سے پہلے ہمیں علم تھا کہ مکہ معظمہ میں کچھ مخصوص محلے یا خاص علاقے ہیں جہاں پاکستانی حاجی ٹھہرتے ہیں۔ اس لئے ہماری ڈپنسریاں وغیرہ وہی تھیں اور ہمارا اسٹاف بھی وہیں ٹھہرتا تھا۔ اور ہم نے حج کے سارے نظام کو ایک مرکزی جگہ پر لانے کے لئے پاکستان باؤس قائم کیا تھا جس میں سارے دفاتر تھے۔ لیکن اب سارا نظام مختلف ہو گا۔ جہاں جہاں پاکستانی حاجی ٹھہریں گے وہیں ڈپنسریز کا انتظام کرنا ہوگا وہیں وہیں ویلیفیر اسٹاف ہوگا وہیں وہیں ہمارے مختلف دفاتر قائم ہوں گے اس لئے ہمیں یہ سارا انتظام از سر نو مرتب کرنا پڑتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اور سعودی عرب کے پلان کے مطالعہ کے لئے نیز اس کے نفاذ میں جو مختلف پہلو ہو سکتے ہیں ان کا جائزہ لینے کے لئے ہم ایک سرکنی وفد اسکا ہیٹھ سعودی عرب بھیج رہے ہیں جو وزارت خارجہ، وزارت خزانہ اور وزارت مذہبی امور کے سینئر افسروں پر مشتمل ہوگا۔ یہ وفد ذمہ داریوں پر سر زمین کے مصداق وہیں تمام انتظامات کا جائزہ لے گا اور انہیں سائنٹفک بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے ہدایت جاری کرے گا۔

سعودی عرب پلان سے ایک بات واضح ہے اور وہ یہ ہے کہ اب کے سعودی عرب میں اصل مرکزی نقطہ جدہ ہوگا۔ جو مشکل کسی حاجی کو پیش آسکتی ہے وہ وہیں پیش آسکتی ہے۔ جہاں جاتے ہی اس کو اپنا زرمبادلہ ظاہر کرنا ہوگا۔ پہلے سامان پر معلم کا نام تحریر ہوتا تھا مگر اب کے حاجی کو معلوم نہ ہوگا کہ اس کا معلم کون ہے۔ لہذا ایک اسکیم ایسی بھی ہمارے زیر غور ہے کہ ہم STANDARIZED یعنی ایک معیار کے سامان کا کوئی نظام قائم کریں تاکہ پاکستانی حاجیوں کا سامان فوری طور پر پہچانا جاسکے۔ اس کے اندراجات اور رنگ ایسے ہوں جن سے معلوم ہو سکے کہ یہ

پاکستانی حاجی کا سامان ہے، اور وہ ایک ہی انداز کا ہو۔ یہ اسکیم اس وقت ہمارے ہاں زیر غور ہے۔ اور اسے ہم رائج کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن کچھ ذمہ دار تو ہاں ظاہر کرنا ہوگا۔ اپنا سامان وہاں خود تلاش کرنا ہوگا، معلم وہاں الاٹ ہوگا۔ وہاں سے حاجی ٹرانسپورٹ میں بیٹھ کر اپنے اس علاقہ کی طرف جائیں گے جہاں ان کے رہنے کا انتظام کیا گیا ہوگا۔ اس لئے ہمیں تمام تر CONCENTRATION جوہ میں کرنا ہوگا۔ اس مقصد کے لئے ہم ایک رضا کار تنظیم قائم کر رہے ہیں جو جوہ کے پاکستانیوں پر مشتمل ہوگی اور اس میں وہ ویٹیریٹائٹ بھی شامل ہوگا جسے اس مقصد کے لئے وزارت مذہبی امور روانہ کرے گی۔ یہ لوگ وہاں حاجیوں کا استقبال کریں گے اور ان کو تمام تر سہولتیں ہم پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ ان کی رہنمائی کریں گے تاکہ ان کے سامنے ہی وہ ذمہ دار کے ظاہر کرنے، معلم کی الاٹ منٹ اور ٹرانسپورٹ حاصل ہونے کے تمام مراحل سے بخیر و خوبی فارغ ہو سکیں۔ جب وہ ٹرانسپورٹ میں بیٹھ کر اپنے اپنے علاقوں کی طرف چلے جائیں تو ہمیں الٹیزان ہو جائے گا۔ کہ اب ہمارے حاجی اپنی اپنی منزل کی طرف جا چکے ہیں۔

ہمارے نظام کا دوسرا اہم پہلو یہ ہوگا کہ ہماری تین مستقل ڈپنسر ہاں جو اس وقت جوہ، مکرملہ اور مدینہ منورہ میں قائم ہیں اور سلا سال کام کرتی ہیں ان کے علاوہ اب کے کچھ ڈپنسر قائم کی جائیں گی۔ یہ ڈپنسر ہاں موبائل ہوں گی تاکہ تمام مقامات پر جا سکیں اور جہاں جہاں پاکستانی حاجی قیام پذیر ہوں وہاں جا کر ان کو طبی سہولتیں ہم پہنچا سکیں۔ اس مقصد کے لئے ہم میڈیکل مشن کی افرادی قوت بڑھا رہے ہیں۔ پچھلے سال پندرہ ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کے ستر اراکان بھیجے گئے تھے۔ اب کے بائیس ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کے پچاس اراکان بھیجے جا رہے ہیں۔ اور آپ یہ سن کر بہت خوش ہوں گے کہ اس سال میڈیکل مشن پر ہم جو روپیہ خرچ کر رہے ہیں اس میں اضافہ کیا گیا ہے۔ گزشتہ سال ہم نے انیس لاکھ (۱۹۰۰۰۰) روپیہ خرچ کیا تھا اور اس سال تیس لاکھ (۲۳۰۰۰۰) خرچ کر رہے ہیں۔ چار لاکھ (۴۰۰۰۰۰) روپیہ کا اس میں اضافہ کیا گیا ہے حالانکہ کھلی حکومتوں کے زمانہ میں میڈیکل مشن پر خرچ ہونے والی رقم پانچ لاکھ روپے سے بھی نہیں بڑھ سکتی تھی۔ یہ پانچ لاکھ روپیہ بھی اس وقت خرچ ہوتا تھا جبکہ مغربی اور مشرقی پاکستان دونوں ایک ملک کی صورت میں تھے۔ جبکہ اب میڈیکل مشن کا بجٹ تیس لاکھ (۲۳۰۰۰۰) روپے ہے۔

اس سے پہلے کہ میں حاجیوں کی تعداد پر واژوں اور سمندر سی جہازوں کی روانگی وغیرہ کے

بارے میں بات کر دوں اور آپ جانتے ہیں کہ میں یہ بات کس لئے عرض کر رہا ہوں کیونکہ آپ کی ساری دلچسپی اس معاملہ میں ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ یہ بات اپنے وقت پر آئے تاکہ آپ متوجہ رہیں۔ اس سے پہلے میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سعودی حج پلان کے تحت تین فیصلے ناگزیر ہیں۔ کچھ اثرات وہ تھے جن کا جائزہ میں اس سے پہلے پریس کانفرنس میں لے چکا ہوں۔ اب تین فیصلے اور ہیں جو لگنا گرنے ہوں گے۔ اس کے بغیر چارہ نہیں۔ پہلا فیصلہ یہ ہے کہ پی فارم اس سال یکسر بند ہوں گے کیونکہ اگر ہم پی فارم دیں بھی تو سعودی عرب کی حکومت اس کو قبول نہیں کرے گی کیونکہ اس کے لئے جتنا زرمبادلہ ظاہر کرنا ہے وہ نہیں کر سکتے۔ اس کے ساتھ صرف پی۔ ٹو فارم جاری ہو گا۔ پی۔ ٹو فارم وہ ہے جس میں ریٹرن ٹیکٹ بھی باہر سے آتا ہے اور زرمبادلہ کی وہ کم سے کم رقم ظاہر کرنی پڑتی ہے وہ بھی باہر سے آتی ہے۔ تو یہ دونوں چیزیں جس کے پاس ہوں گی اس کو پی۔ ٹو فارم جاری ہو گا ورنہ ہم پی فارم جاری نہیں کر سکتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس سال رمضان سیلنگ (RAMAZAN SAILING) کا سلسلہ جاری نہ ہو سکے گا۔ اس لئے کہ اگر رمضان میں ہمارے حاجی جائیں تو پھر چالیس دن قیام کی جو شرط ہے وہ پوری نہیں ہو سکے گی۔ پھر تو انہیں چار مہینے ٹھہرنا پڑے گا۔ پہلے قیام کی مدت اسی لئے زیادہ تھی کہ ہمارے حاجی رمضان سے جانا پسند کرتے تھے۔ اب کے رمضان کا بحری سفر نہ ہو گا۔ کیونکہ قیام کی مدت پر ہمارا کوئی بس نہیں۔ اس سال راشن لے جانے کی اجازت نہ ہو گی اور راشن لے جانے کی ضرورت بھی نہیں اس لئے کہ چالیس دن وہاں ٹھہرنا ہے اور ہوائی جہاز سے جانے والے کو تو پچیس سے پینتیس دن تک ٹھہرنا ہے۔ یعنی صرف ایک مہینہ کے قریب۔ اس میں وہ گھی کے ٹین وہ ملوڑوں کے ڈبے وہ طرح طرح کی مٹھائیاں اور وہ مختلف قسم کی گھی میں تلی ہوئی دالیں سب اتم غلم جو ہمارے حاجی لے جاتے ہیں اس کو لے جانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہو گی اور ہم اس کو لے جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اس لئے کسی حاجی صاحب کو اگر یہ تحائف ملتے بھی ہیں تو زوارہ کر مہیں اپنے دوستوں اور عزیزوں میں تقسیم کر جائیں، ساتھ لے جانے کی ان کو اجازت نہ ہو گی۔ اور ویسے بھی سعودی عرب نے جو منصوبہ بنایا ہے اس کے حساب سے تیس ریال ہر روز ہر حاجی کے پاس کھانے پینے کے لئے موجود ہوں گے۔ اس لئے سب آٹا چاول اٹھا کر ساتھ لے جانے

کی ضرورت نہیں اور اسی غیر مزدوری سامان سے توساری خرابی پیدا ہوتی ہے۔ سامان ٹوٹ رہا ہے، سامان مل نہیں رہا ہے، سامان تلاش کیا جا رہا ہے، اور لوگوں کو خواہ مخواہ کی دقت اور پریشانی ہو رہی ہے، تو یہ سارا سلسلہ اب کے نہیں ہو سکے گا۔

اب میں آپ کو یہ بتاؤں گا کہ اس سال ہمارے حاجیوں کی تعداد کیا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہمارے پاس چار سمندری جہاز ہیں۔ اور اگر چالیس دن ہر حاجی کو قیام کرنا ہو تو ہر جہاز اس میں تین چکر لگا سکے گا۔ کل بارہ پھیرے ہوں گے۔ اور بارہ پھیروں میں اٹھارہ ہزار حاجی سمندری جہازوں سے جا سکیں گے، ہوائی جہازوں سے اس سال ہم نے بیس ہزار حاجیوں کو روانہ کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اس طرح ہمارے حاجیوں کی کل تعداد اڑتیس ہزار ہوگی۔ حکومت سعودی عرب نے جو چار درجے مقرر کئے ہیں، زرمبادلہ کے حساب سے، ان میں سے پہلے درجہ کے حاجی کو اٹھارہ ہزار تین سو (۱۸۳۰۰) روپے دوسرے درجہ کے حاجی کو آٹھ ہزار ایک سو (۸۱۰۰) روپے تیسرے درجہ کے حاجی کو سات ہزار (۷۰۰۰) روپے چوتھے کو پانچ ہزار آٹھ سو (۵۸۰۰) روپے خرچ کرنے ہوں گے۔ ہمارے حاجی اگر پہلے اور دوسرے درجے میں ہوں تو اس طرح انہیں اٹھارہ ہزار تین سو (۱۸۳۰۰) اور آٹھ ہزار ایک سو (۸۱۰۰) روپے صرف زرمبادلہ کی صورت میں خرچ کرنا ہوگا جو یہاں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ حکومت کا مسئلہ تو انکے رہا خود حاجیوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہمارے حاجی تیسرے اور چوتھے درجے میں جائیں گے۔ اس کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ہوائی جہاز سے جانے والے اور سمندری جہاز میں فرسٹ اور سیکنڈ کلاس سے جانے والے تیسرے درجہ کے حاجی شمار ہوں گے۔ انہیں تیسرے درجہ کا زرمبادلہ دیا جائے گا۔ اور عرصے سے جانے والے چوتھے درجے کے حاجی ہوں گے اور ان کو چوتھے درجہ کا زرمبادلہ دیا جائے گا۔ اور یہ درجہ بندی اللہ کے نزدیک نہیں ہے۔ یہ درجہ بندی رہائش کے مقاصد کے لئے ہے کہ ان کی رہائش کہاں کہاں ہوگی۔ اس لئے اس درجہ بندی کے لحاظ سے آپ کے ذہن میں کلاسز کا خیال نہ آجائے۔ یہاں بڑے بڑے خطرناک کالم نگار بیٹھے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ کوئی طبعاتی تقسیم ہے۔ اس کے بعد میں بتاؤں گا کہ کرائے سمیت جو رقم پاکستانی حاجیوں کو جمع کرانی ہوگی یہ ہے۔

سمندری سفر - فرسٹ کلاس - دس ہزار دو سو	(۱۰۲۰۰) روپے
سمندری سفر - سیکنڈ کلاس - نو ہزار نو سو دو	(۹۹۰۲) روپے
سمندری سفر - عرشہ - آٹھ ہزار چھ	(۸۰۰۶) روپے

ہماری پہلی سمندری روانگی اکتوبر کے آخری ہفتہ میں ہوگی اور پہلی پرواز نومبر کے پہلے ہفتہ میں ہوگی۔ اور تمام ماجیوں کی، جو سمندری جہازوں سے جائیں گے یا ہوائی جہازوں سے جائیں گے، واپسی کا عمل جنوری کے مہینے کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا۔ عازمین حج کی درخواستیں یکم اگست سے پندرہ اگست تک وصول کی جائیں گی۔ اور ہریٹنگ میں وصول کی جائیں گی۔ اس لئے ہریٹنگ سے فارم حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ہم نے پیسے جمع کرانے کے لئے کافی دن دیئے ہیں۔ اول تو حاجی پہلے سے ہی پیسہ جمع رکھتے ہیں اور ابھی تو پندرہ دن باقی ہیں یہ دن ہم نے اس لئے دیئے ہیں تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ ہمیں روپیہ جمع کرنے کے لئے صرف پندرہ دن دیئے گئے ہیں۔ پچھلے سال بھی ہم نے پندرہ ہی دن دیئے تھے۔ تو اب جو پندرہ دن اور موجود ہیں ان میں پیسہ جمع کر لیا جائے۔ ہم کوئی تاریخ نہیں بڑھائیں گے۔ کوئی RELAXATION نہیں ہوگی۔ یہ بہانہ نہ ہوگا کہ صاحب پیسے نہیں تھے۔ سولہ تاریخ کو پیسے جمع کر لیجئے۔ ایسا نہیں ہوگا۔ اس لئے میں پہلے ہی مرضی کئے دیتا ہوں کہ یکم اگست سے پندرہ اگست تک تمام درخواستیں وصول کر لی جائیں گی اور ان تاریخوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

وہ لوگ جو پہلے حج کر چکے ہیں میں ان کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں ان کو اس سال حج پر جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کچھ لوگ نام بدلتے ہیں، کچھ لوگ غلط بیانی سے کام لیتے ہیں، اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایک نیک مقصد کے لئے جا رہے ہیں، تو اگر ہم حلف اٹھا رہے ہیں تو کیا ہوا۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ نیک مقصد کے لئے ہمیشہ ذرائع بھی نیک استعمال کئے جاتے چاہئیں۔ وہ کیا نیکی ہے جس کا راستہ بدی سے ہو کر گزرا ہو۔ وہ کیا شریعت کی پابندی ہے جو شریعت کے احکام کو توڑ کر اختیار کی جا رہی ہو۔ اس لئے کسی حاجی کو جو پہلے حج کر چکا ہے دوسری مرتبہ حج پر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور اس سلسلہ میں کوئی شخص سیرا پھیری کرنے ہوئے پایا گیا تو ہم سخت سزا دینے کے مجاز ہوں گے۔

اسی طرح محرم کے بغیر خواتین کو نہیں مانے دیا جائے گا۔ جب ہم خواتین کے محرم کی بات کرتے ہیں تو محرم سے ہماری مراد ایسا شخص ہے جو شریعت میں محرم ہو۔ یہ نہیں ہے کہ کوئی پڑوسی محلدار، دور قریب کا رشتہ دار، برادری کا کوئی فرد، جان پہچان کا آدمی جیسا کہ عورتوں کی عادت ہے کہ وہ محرم بنا لیتی ہیں، ایسا محرم قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور ہم نے چیکنگ کا پورا انتظام اس طرح کیا ہے کہ محرم کی درخواست میں اس کی ولدیت اس کی سکونت اور سارے ضروری کوائف موجود ہوں گے، اور عورت جو اس کو محرم بنا رہی ہے اس کے کوائف بھی معلوم ہوں گے کہ کس کی بیٹی اور کس کی بوی ہے۔ اس لئے ہم چیکنگ کر سکیں گے اور کوئی غلط بیانی اس میں نہیں چلنے دی جائے گی۔ اور محرم کی تعریف کیا ہے۔ محرم وہ شخص ہے کہ جس سے اذروئے شریعت اس مانوں کی شادی زندگی بھر نہیں ہو سکتی۔ اس کی پابندی ہمیں ہر حال میں کرنی ہوگی۔

تیسری پابندی یہ ہے جو پہلے بھی ہم لگاتے رہے ہیں کہ اٹھارہ سال سے کم عمر کے لوگ جج پر نہیں جا سکیں گے۔ زندگی رہی تو وہ جوان ہوں گے اور جوان ہوں گے تو وقت آئے گا کہ وہ جا سکیں گے۔ مگر اس وقت ان کو جج پر نہیں بلانے دیا جائے گا۔ ایک پابندی یہ ہے اور پہلے بھی یہ پابندی تھی اور ہر قیمت پر ہم اسے نافذ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ حاجی کو باہر سے وہ مسلمان لانے کی اجازت نہ دی جائے جو کسٹم کے قواعد کی رو سے ممنوع آٹلم ہوں۔ یہ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور گٹری ٹائم یعنی عیش و عشرت کے لئے کام آنے والی چیزوں کی جو مختلف طرح کی خریداری ہوتی ہے اس کی اجازت نہیں ہوگی۔ کسٹم کے حکام کے لئے سختی کے ساتھ احکام جاری کئے جا رہے ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں ہر ممکن کوشش کریں کہ اس کا تدارک ہو۔ کیونکہ زرمبادلہ کی ہمیں دہی ضرورت ہے جیسی ہم کو تازہ خون کی ضرورت ہوتی ہے اور ہم اس بات کے متحمل نہیں ہو سکتے کہ قومی معیشت کے اس تازہ خون کو اس طرح کی چیزوں پر صرف کریں۔ ویسے بھی حاجی شاپنگ کے لئے نہیں جاتا حاجی ایک مقدس فریضے کے لئے جاتا ہے۔ بعض لوگ پاکستان کی کرنسی ساتھ لے جاتے ہیں۔ ان کو اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اس زرمبادلہ کے علاوہ جو قانونی طور پر ان کو دیا گیا ہے۔ کچھ بھی کرنسی اپنے ساتھ لے جا سکیں۔ اس کے لئے اگر کسی حاجی پر شک ہو اور تلاشی لی گئی پھر اس پر کسی نے شکایت کی تو یہ شکایت بے جا ہوگی۔ پہلے ہی سے دیکھ ہمال لیا جائے تاکہ کوئی کرنسی باہر نہ جائے۔

ترجیحات ایسے اس سال کی حج پالیسی۔ یہ اس کے خصوصی فیچر ہیں۔ آپ کے ذریعہ سے تمام ملازمین حج کو صحت یوں بٹانا چاہتا ہوں کہ وہ جس مقدس سفر کے لئے روانہ ہو رہے ہیں وہ تمام عبادات کا مجموعہ ہے۔ حج ہجرت بھی ہے کہ اس میں ترک وطن کی روح ہے۔ حج جہاد بھی ہے کہ اس میں قدم قدم پر اپنے نفس سے لڑنا پڑتا ہے۔ حج نماز بھی ہے کہ اس میں وہ نمازیں ہیں جو بیت اللہ اور مسجد نبوی کی نمازیں ہیں۔ حج روزہ بھی ہے کہ اس میں وہ پابندیاں اپنے اوپر عائد کرنی پڑتی ہیں جن میں وقتی طور پر حلال حرام ہو جاتے ہیں۔ اور حج زکوٰۃ بھی ہے کہ اس میں فدا کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے۔ اس طرح حج تمام تر عبادات کا مجموعہ ہے۔ اس پر جانے والے اپنے قلب اور دماغ کو پاکیزگی کے نور سے منور کر کے جا میں تاکہ ان تمام آلائشوں سے اپنی روح کو پاک کرنے کی کوشش کر سکیں، جن سے پاک ہونا سفر حج کا مقصد ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ حضرت اپنے اخبارات کے ذریعے اور علماء کرام اپنے مواقع کے ذریعے حج کے لئے ایک مقدس فضا پیدا کرنے میں ہماری مدد کریں گے۔

شکریہ۔

